REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۹/۱۴ | ۴ر امان ۱۳۳۹ھش | ۴ر مارچ سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳ر مارچ ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح آگئی۔ اِس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت نہایت التزام کے ساتھ ان مبارک ایام میں اپنے پیارے آقا کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے لہذا آپ بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

جنوری ۱۹۶۱ء سے پاکستان میں اعشاری سکوں کا نظام رائج کر دیا جائیگا

رفتہ رفتہ اوزان اور پیمانوں کا میٹرک نظام بھی اختیار کر لیا جائیگا۔ صدارتی کابینہ کا فیصلہ

راولپنڈی ۴ر مارچ۔ کل صدارتی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جنوری ۱۹۶۱ء سے پاکستان میں اعشاری سکوں کا نظام رائج کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ ملک میں بتدریج برطانیہ کے رائج کردہ باٹوں اور پیمانوں کی جگہ اوزان اور پیمانوں کا میٹرک نظام بھی رائج کر دیا جائے۔ کابینہ کے جس اجلاس میں یہ فیصلے کئے گئے۔ ان میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صدر پاکستان نے صدارت کے فرائض انجام دیئے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے قدم کے طور پر روپے کو اعشاری حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے ایک مکمل ضابطے پر عمل کیا جائے گا۔ یہ اقدام میٹرک نظام میں اوزان و کیل و پیمانوں کی مکمل منتقلی کا پیش خیمہ تصور ہوگا۔ کابینہ نے اعشاری سکوں کے نظام کی ترویج کے لئے یکم جنوری ۱۹۶۱ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔ کوشش یہ کی جائیگی کہ اس کے بعد جہاں تک جلد ممکن ہو اوزان اور پیمانوں کا میٹرک نظام بھی رائج کر دیا جائے

. . . .

. . . اعشاری سکوں کا نظام بھارت میں بھی رائج ہو چکا ہے۔ اسی طرح برطانیہ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں یہ نظام ایک عرصہ سے رائج ہے یاد رہے کہ اعشاری سکے کے نظام کے مطابق ایک روپیہ کو سو پیسوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ کی وفات پر

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی تعزیتی قرارداد

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی اچانک وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت چوہدری صاحب مرحوم ایک صحابی کے فرزند تھے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے قدیمی رفیق اور معاون۔ اور نوعمری سے آخری دم تک سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ تبلیغ کا ایسا انداز رکھتے تھے

(باقی صفحہ ۶ پر)

مجلس مشاورت مورخہ ۸۔۹۔۱۰ اپریل کو منعقد ہوگی

جماعتیں حسب قواعد نمائندگان منتخب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت ۸۔۹۔۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو رہی ہے۔ احباب جماعت اگر کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو فوری طور پر متعلقہ نظارتوں کو بھجوائیں۔ کیونکہ وقت تھوڑا ہے (۲) ابھی تک نمائندگان کی اطلاعات موصول نہیں ہو رہیں۔ لہذا جلد حسب قواعد انتخاب کر کے سکرٹری مجلس مشاورت کے نام اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۰ء

اندازِ تحقیق

بسلسلہ الفضل مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۰ء

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی ناظم دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنو اور رکن عربی اکادمی دمشق اپنی تصنیف "قادیانیت" کی وجہ تالیف حسب ذیل بیان فرماتے ہیں

"دسمبر ۱۹۵۷ء کے اواخر اور جنوری ۱۹۵۸ء کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام لاہور میں مجلس مذاکرات (اسلامک کلوکیم) کا انعقاد ہوا جس میں عالم اسلام اور مغربی ممالک کے بہت سے ممتاز و نامور اہل علم اور اہل فکر نے شرکت کی.......

اس مجلس میں شرکت کے لئے مصر و شام و عراق کے جو علماً و اساتذہ آئے تھے انہوں نے ہندوستان و پاکستان کی مشہور مذہبی تحریک قادیانیت اور اس کے اساسی عقائد و خیالات کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا...

... اس موقع پر ان کے پاکستانی و ہندوستانی دوستوں کو اس خلا کا شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ ان کو پیش کرنے کے لئے عربی میں جدید طرز کی کوئی کتاب موجود نہیں۔ اس احساس کا نتیجہ تھا کہ میں جب لاہور پہنچا تو میرے شیخ و مربی حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری مدظلہ نے اس موضوع پر عربی میں ایک کتاب کی تالیف کا حکم دیا.........

چند ہی دن میں قیام گاہ کا ایک کمرہ قادیانی لٹریچر کا کتاب خانہ اور دار التصنیف بن گیا اور پوری یکسوئی اور انہماک کے ساتھ یہ کام شروع ہوا۔ ایک مہینہ اس علمی و تصنیفی اعتکاف میں اس طرح گذرا کہ گویا دنیا کی خبر نہ تھی اور سوائے اس موضوع کے کوئی دوسرا موضوع فکر نہ تھا.........

اس کتاب کے تیار ہو جانے کے بعد حضرت مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ کا حکم ہوا اس کا اردو میں ترجمہ بھی کر دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔"

(قادیانیت صفحہ ۱۷، ۱۸)

ان الفاظ کو پڑھکر ایک متلاشی حق یہی تاثر لے گا کہ مولانا جماعت احمدیہ کے متعلق عرب دنیا کو صحیح معلومات بہم پہنچانے کے لئے قلم ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ آپ جیسے مقام کے عالم و فاضل سے انسان یہی توقع رکھ سکتا ہے۔ اور یہی امید کر سکتا ہے کہ آپ اپنی معلومات حاصل کرنے کے لئے نہ صرف جماعت احمدیہ کا لٹریچر بطور خود مطالعہ کریں گے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے اکابر سے ملکر اس لٹریچر کا صحیح تصور لینے کی بھی کوشش کریں گے۔ اسلامی طریق کار بلکہ عام اخلاقی طریق کار تو یہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ گذشتہ علمائے حق کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ انہوں نے ذرا ذرا سی بات معلوم کرنے کے لئے کتنی محنت کی ہے۔

مولانا سے بہتر اس امر کو کوئی نہیں جانتا کہ علمائے حق نے ایک ایک حدیث کو اصل راوی سے سننے کے لئے سینکڑوں میلوں کے صعوبناک سفر اختیار کئے۔ چنانچہ خود مولانا نے بھی یہی دعوےٰ کیا ہے کہ انہوں نے بطور خود جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھا ہے اس کے متعلق ہم اپنے اداریوں میں بیان کر چکے ہیں کہ مولانا نے اس کی کہاں تک پابندی کی ہے۔ ہمیں آپ کی اس بات کو صحیح تسلیم کرنے میں کوئی روک نہیں ہے کہ آپ نے حوالے اصل مقام سے ہی نقل کئے ہوں گے اور پروفیسر برنی کی کتاب سے صرف رہنمائی ہی حاصل کی ہو گی۔ تاہم ہمیں افسوس ہے کہ اس کے باوجود آپ نے صداقت معلوم کرنے کے لئے کسی احمدی عالم کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اور نہ حوالوں کا سیاق و سباق دیکھا۔

آپ جیسا کہ آپ نے اوپر کی عبارت میں بیان کیا ہے عرب دنیا کے علماء کو احمدیت کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے کا عزم لیکر قلم اٹھا رہے تھے اس لئے بطور ایک ذمہ دار عالم ہونے کے آپ کا فرض تھا کہ احمدیت کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتے جس نگاہ سے ایک متلاشی حق کو دیکھنا چاہیئے اور خود احمدیوں کے نقطۂ نظر سے ان کے عقائد کا مطالعہ کرنے اور پھر اگر آپ کو کسی عقیدے سے اختلاف ہوتا تو اس کی بیشک اپنی طرف سے وضاحت کرتے اور اس کے غلط ہونے کا عالمانہ ثبوت پیش کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ آپ نے بالکل ہی ایک عامیانہ اور ایسے مستشرقین کا سا رویہ اختیار کیا جو محض اسلام اور مشرق کے متعلق غلط پروپیگنڈا کے لئے ادھر ادھر سے اسلام کا مطالعہ کرتے اور اپنا جائزہ تحریر میں لاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض جگہ آپ نے نہایت ہوشیار مستشرقین پراپیگنڈا کرنے والوں کا طریق اختیار کیا ہے۔ ان کا عام طریق یہ ہے کہ مثلاً وہ آنحضرت صلعم کے حالات لکھتے ہوئے بڑی شد و مد سے آپ کے اوصاف بیان کرتے ہیں۔ مگر بیچ میں ایک آدھ فقرہ ایسا گھسیڑ دیتے ہیں۔ جس سے پہلی تمام عبارت کا اثر زائل ہو جاتا ہے یہ طریق کار ایک اسلامی عالم و فاضل خاصکر ندوۃ العلماء کے ناظم اور رکن عربی اکادمی دمشق کے قطعاً شایان شان نہیں ہے کہ وہ جماعت کے صحیح عقائد عرب دنیا کے سمجھانے کی بجائے۔ ان کو جماعت اور بانی جماعت کا ایسا تصور دلانے کی کوشش کرے۔ جس کو سراسر معاندانہ کہا جا سکتا ہے

بقول خود مولانا مصر و شام و عراق کے علماء اور اساتذہ کو احمدیت اور اس کے اساسی عقاید و خیالات کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کا اشتیاق تھا اور مولانا ان کے اسی اشتیاق کو تسلی کرنے کے لئے اتنی زحمت اٹھانے کے لئے تیار ہوئے تھے مگر افسوس کہ بجائے اس کے کہ براہ راست ان معلومات کو حاصل کرتے آپ نے احمدیت کے ایک مشہور اور شدید عنید پروفیسر الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" کو اپنا رہنما بنایا اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مولانا کے ایک غیر جانبدار نقاد اخبار کو بھی مجبوراً لکھنا پڑا کہ

"کتاب کو پڑھکر یہ خیال ضرور آتا ہے کہ مصنف نے قادیانی مذہب" مصنفہ پروفیسر الیاس برنی مرحوم سے بہت کچھ اثر قبول کیا ہے اور اس تصنیف میں اسی عظیم الشان کتاب نے ان کی رہنمائی کی ہے۔"

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں مولانا نے صحیح معلومات تو کیا پہنچانی تھیں الٹا عالم عرب کو احمدیت کے متعلق سراسر ایک غلط تصور دینے کا بارگناہ اپنے دوش علمیت پر لاد لیا ہے۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ تعالےٰ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بزرگ صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپ نے ساری عمر اعلائے کلمۃ اللہ۔ خدمت اسلام اور تبلیغ حق کے لئے صرف کی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۰ء میں مجلس انصار اللہ کے قیام کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی مجلس کا سیکرٹری مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ اس وقت سے اپنی وفات تک آپ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سرگرم رکن رہے۔ آپ مجلس کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے اور مجلس عاملہ مرکزیہ کو اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرماتے رہے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ مرحوم کے پسماندگان اور لواحقین سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ان کے ساتھ ہو اور انہیں حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے چند بی ٹی۔ ایس وی اور جے وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر مرکزی سکول میں ملازمت کے خواہشمند اپنی درخواستیں مع تصدیق پریذیڈنٹ صاحب جماعت جلد بھجوا دیں۔ تنخواہ اور گرانی الاؤنس گورنمنٹ سکیل کے مطابق ہوگا۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۰ء میں جو ضروری ہدایات ارشاد فرمائی تھیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ جماعتوں کو انتخاب نمائندگان کے وقت ان ہدایات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کریں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں۔ کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جاسکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اور کیا وہ قادیان جاسکتا ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں۔ اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑ بولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیجدیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہر حال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ انجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی ہتک ہوگی۔ اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر وقتاً فوقتاً اعتراضات کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑے پیسے والے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اتنے حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تا کہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقوےٰ دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑھے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح کوئی عیسائی اگر مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہو تو کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کون بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا لیکن فرض کرو کسی وقت ہم عمداً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کا اس سے کیا نقصان ہوسکتا ہے۔

پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گرمیوں کو روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے

"میں دیکھتا ہوں کہ گرمیوں کو بھی روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے مکہ جیسے شہر میں پیدا کیا۔ اور پھر آپ ان گرمیوں میں تنہا غار حرا میں جا کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ کیا عجیب زمانہ ہوگا۔ آپ ہی ایک پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لے جایا کرتے ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کے ساتھ انس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالےٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے۔ کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تھے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء)

اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا پڑھے لکھے اور سمجھدار ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر رکھا کریں تو یہ ایسی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی تو مردہ کی نعش ہونے کو کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ میسر ہوں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں تو یہ بھی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو یا ایسے ہی کسی شخص کا انتخاب کرو جو نماز جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو جو خوش الحان ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور با ایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں، نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں، معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے سلسلے میں وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن کے اندر دین اور تقویٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔

خدام الاحمدیہ کی ماہ جنوری کی مساعی کا خلاصہ

نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت، خلق خدا کی بے لوث خدمت اور وقار عمل

ذیل میں ان مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری کا خلاصہ دیا جاتا ہے جن کی طرف سے مؤرخہ ۲۸ تک رپورٹیں مرکز میں پہنچ چکی تھیں۔ رپورٹیں ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آجانی ضروری ہیں۔ جملہ قائدین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی رپورٹ مقررہ وقت کے اندر اندر ضرور بھجوا دیا کریں۔

اکثر رپورٹوں میں اعداد و شمار بالکل نہیں ہوتے اس سے کام کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا پس اعداد و شمار نہایت ضروری ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لائل پور

خدام کی تعداد ۱۳۴ ہے۔ خدام کو زیادہ منظم کرنے کے لئے مجلس کو ۱۷ حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ریلوے سٹیشن لائلپور پر خدام جلسہ کے مہمانوں کے لئے ضروری سہولت مہیا کرتے رہے۔ اسی طرح ربوہ میں بھی مختلف ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ ۴۶ غرباء اور مستحقین میں نقدی اور کپڑے تقسیم کئے گئے۔ قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا انتظام ہے۔ خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر ضروری کتب سلسلہ خریدنے اور پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیس سیٹ خدام نے خریدے ہیں۔ تعلیم ناخواندگان کا انتظام ہے دارالمطالعہ قائم ہے۔ ۷۲ کتب جاری کی گئیں۔ ۸۱ افراد نے استفادہ کیا۔ ۲۶ افراد زیر تربیت ہیں۔ ایک اجتماعی وقار عمل منایا گیا جس میں مسجد کی اچھی طرح صفائی کی گئی۔ آٹھ حلقوں میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ خدام کی اخلاقی اور دینی نگرانی کی جاتی ہے۔ ننگے سر پھرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ چار خدام نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کا وعدہ کیا۔ تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ مجلس کا سال رواں کا لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ یہ لائحہ عمل شائع ہو چکا ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ گذشتہ ماہ اطفال کے چار اجلاس ہوئے۔ مربی مقرر ہیں جو اطفال کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔

چک ۲۷۰ ضلع تھرپارکر

دیہاتی مجلس ہے۔ خدام کی تعداد ۹ ہے اس ماہ کوئی خاص کام نہیں کیا۔ صرف تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کی جاتی رہی۔ بعد نماز فجر تفسیر صغیر کا درس دیا جاتا ہے

چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور

بیدار دیہاتی مجالس میں سے ہے۔ خدام کی تعداد ۱۷ ہے۔ والی بال کھیلنے کا مجلسی طور پر انتظام ہے۔ فرسٹ ایڈ کا انتظام ہے۔ ۸ مریضوں کو چار روپے کی مفت دوائی دی گئی۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے لاریوں کا انتظام کیا گیا نیز انہیں سفر میں دوسری سہولتیں بھی مہیا کی گئیں۔ ایک دوست کی شادی پر کھانا کھلانے میں مدد دی گئی۔ دارالمطالعہ قائم ہے۔ جس سے پانچ احباب نے فائدہ اٹھایا۔ اس ماہ لائبریری میں گیارہ نئی کتب شامل کی گئیں۔ مسجد اور صحن کی صفائی کے علاوہ ۵۰۰ فٹ لمبی نالی صاف کی گئی۔ نمازوں میں حاضری کا باقاعدہ انتظام ہے۔ سست خدام کو نمازوں کے لئے ساتھ لایا جاتا ہے نماز کے بعد درس دیا جاتا ہے۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔ تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کی تاکید کی جاتی ہے۔ اطفال کی تعداد ۱۳ ہے۔ نماز کا سبق دیا جاتا ہے۔ اور دینی امور کے بارہ میں ان کی تربیت کی جاتی ہے۔

بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد

خدام کی تعداد ۳۵ ہے۔ والی بال کھیلنے کا انتظام ہے۔ دارالمطالعہ قائم ہے۔ ۲۵ احباب نے فائدہ اٹھایا۔ پندرہ نئی کتب خریدی گئیں۔ دس افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک گمشدہ لڑکے کو تلاش کر کے اس کے والدین تک پہنچایا۔ ۳۰ افراد زیر تربیت ہیں۔ دو احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ خدام کو نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ حقہ نوشی سے منع کیا جاتا ہے۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد تفسیر صغیر کا درس ہوتا ہے مجلس اطفال قائم ہے

میرپور آزاد کشمیر

خدام کی تعداد ۸ ہے۔ بہت چھوٹی مجلس ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستعد ہے۔ ورزش جسمانی کا انتظام ہے ضرورت کے مطابق خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام خریدتے ہیں۔ لائبریری کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مختلف صورتوں مثلاً مسافروں کو کھانا کھلانا۔ طبی امداد پہنچانا وغیرہ میں ۹۰ افراد کی مدد کی گئی۔ سو فیصدی خدام تحریک جدید میں شامل ہیں۔ تین افراد زیر تربیت ہیں۔ تین مرتبہ وقار عمل منایا۔ ایک گرتی ہوئی پلی کی مرمت کی گئی۔ ایک ناہموار رستہ کو قابل گذر بنایا۔ مسجد کو صاف کیا۔ نماز باجماعت کے بارہ میں خاص نگرانی کی جاتی ہے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے بھی تلقین کی جاتی ہے۔ تین تربیتی اجلاس ہوئے ایک دوست نے توجہ دلانے پر تمباکو نوشی ترک کر دی۔

. . . .

. . . .

. . . تفسیر صغیر اور دیگر کتب کا درس جاری رہا۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ ان کی تربیت کے لئے مربی مقرر ہے۔ موقع ملنے پر احباب جماعت کے عقائد سے روشناس کرایا جاتا رہا۔ (باقی)

رمضان المبارک اور تربیت نفس

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو شیطان مقید کر دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

کتنا مبارک مہینہ ہے۔ اور کتنا بدبخت ہے وہ انسان جو اس کے باوجود حصول جنت یعنی رضائے خداوندی کا خواہاں نہ ہو۔

(مہتمم تربیت و اصلاح)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں ان کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بار نہیں ہو سکتی۔

چندہ مجلس: نصف پائی فی روپیہ آمد پر
چندہ سالانہ اجتماع: بارہ آنے سالانہ فی رکن۔
" اشاعت لٹریچر: ایک روپیہ سالانہ۔
" تعمیر دفتر: حسب توفیق۔

برائے قائد مال
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ہفتہ تحریکِ وصیت

احبابِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ اس مرتبہ ہفتہ تحریک وصیت (۲۰ تا ۲۶ مارچ) رمضان المبارک میں رکھا گیا ہے۔ بلکہ اس کا تقرر ان مبارک ایام میں مجلس کارپرداز کے منشاء کے ماتحت کیا گیا ہے تاکہ وہ احباب جو اس وقت تک نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے اس مبارک مہینہ میں اپنے رب سے استعانت طلب کرتے ہوئے اس نظام سے وابستہ ہو جائیں۔ یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں کہ رمضان المبارک مومنین کی جماعت کو پہلے سے زیادہ بیدار کرنے۔ پہلے سے زیادہ نیکیوں کی طرف راغب کرنے اور پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی جنت میں داخل کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس لئے جو اصحاب رمضان المبارک کے ایام میں دعائیں کرتے ہوئے وصیتیں کریں گے یقیناً وہ اسلام کی خدمت کے لئے زیادہ بیدار ہو جائیں گے۔ اور یقیناً وہ ایک ایسی نیکی کریں گے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو اس دنیا میں اور اگلی دنیا میں بھی دائمی طور پر ملتا رہے گا۔ اور یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی جنت کو پالیں گے بشرطیکہ وہ اپنی وصیتوں کو استقلال اور استقامت کے ساتھ پورا کرتے جائیں یہ میرا ذاتی عقیدہ ہی نہیں ہے اور یہ صرف میرا ایمان نہیں ہے۔ سنو! کہ اللہ تعالیٰ کا موعود خلیفہ اس نظام وصیت کے متعلق کیا ارشاد فرماتا ہے

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے۔ اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ایسے لوگ ہماری جماعت میں موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وہ وصیت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے"۔

"پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے وصیت وہی ہے جو صحت اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے اُن کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بھی بنا دیتا ہے"۔

پس اے دوستو اور بھائیو! اس رمضان المبارک میں وصیت کر کے دائمی اجر حاصل کر لو۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اگلے سال تک زندگی باقی ہے یا نہیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ

ربوہ

موجودہ دَور اور خواتین کی ذمہ داریاں

از محترمہ سعیدہ سلطانہ اختر صاحبہ

خواتین کسی ملک کی تعمیر و ترقی میں برابر کی حصہ دار ہوتی ہیں۔ اگر کسی ملک کی خواتین ناخواندہ ہیں یا انہیں ملکی مسائل سے دلچسپی نہیں یا وہ ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ نہیں لیتیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ملک دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا مقابلہ نہیں کر سکتا

پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں خواتین کی جدوجہد کسی بھی پڑھے لکھے شخص سے پوشیدہ نہیں۔ قیام پاکستان کے بعد بھی خواتین نے ملک کی خدمت کے لئے بڑا کام کیا لیکن قائداعظم کی وفات کے بعد جو لوگ برسرِ اقتدار آئے اُن کا عہد اس لحاظ سے تو مختلف تھا کیونکہ ہم انگریزوں کے غلام نہ تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انکے عہد کی یاد خوشگوار نہیں ہے۔ انہوں نے ملکی مسائل سے مجرمانہ تغافل برتا۔ انتظامیہ چند افراد کے رحم و کرم پر تھی۔ ہر طرف بدنظمی اور بدعنوانیوں کا دور دورہ تھا۔

ایسے حالات تھے کہ جن میں محب وطن خواتین کچھ کر ہی نہیں سکتی تھیں۔ لیکن جن چند خواتین کو اس دور میں عمل دخل حاصل تھا انہوں نے بھی اپنی بہنوں کو مایوس ہی کیا یہ تھے وہ حالات جن میں ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ء کے آفتاب انقلاب نے اپنی سنہری کرنوں سے اس تاریک ملک کو منور کیا۔ اس کی روشنی تاریک دلوں میں اجالا کر گئی اور اس کے طلوع سے وہ ظلمتیں چھٹ گئیں جو انسانیت کے چہرے پر ایک بدنما داغ کی حیثیت اختیار کر گئی تھیں۔ اور وہ ملک جس کے متعلق لوگوں کو ۷ اکتوبر ۵۸ء کی شام کو یہ گمان تھا کہ تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ نہ صرف اس مکمل تباہی سے بچ گیا بلکہ آج ایک سال چار ماہ کے قلیل عرصے کے بعد انقلابی دورِ حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ اس کی بنیادیں کتنی مستحکم کر دی گئی ہیں۔

اس انقلاب نے خواتین کی ذمہ داریوں کو دو چند کر دیا ہے۔

انقلاب سے قبل کے دور میں ہم خود بھی ان خرابیوں کے ذمہ دار تھے جس کا خمیازہ ۷ اکتوبر ۵۸ء سے قبل ایک طویل عرصہ تک ہم نے بھگتا۔ بعض بہنوں نے اپنے بھائیوں سے۔ اپنے والدین سے اور اپنے شوہروں سے اس قسم کے مطالبات کرنے شروع کر دیئے۔ جو کسی آزاد ملک کی خواتین کو زیب بھی نہیں دیتے میری ایک بہن کو پتہ ہے کہ ان کے شوہر سو یا سوا سو روپیہ ماہوار کماتے ہیں تو اس کا کیا حق ہے کہ وہ ان سے بے جا چیزوں کے مطالبات کرے "ہمیں ساٹن کا سوٹ سلوا دیجئے"۔ . . . .

"ہماری سہیلی نے کل نہایت ہی شاندار گلوبند خریدا ہے۔ ہمیں بھی لے کے دیجئے" "دیکھئے اس نکلس کا ڈیزائن کتنا اچھا ہے ہمیں نہیں بنوا دیجئے گا؟"۔ "آج کل شنیل بڑی اچھی آرہی ہے۔ ایک سوٹ ہونا چاہیئے" اور علیٰ ھٰذا القیاس۔ اب آپ خود ہی خیال فرمایئے کہ جس شخص کی تنخواہ سو سوا سو روپیہ ہے یا چلئے چار پانچ سو روپیہ ہے تو کیا وہ آپ کے یہ مطالبات مان سکتا ہے؟ اسے گھر کے اخراجات چلانے ہیں بچوں کی پرورش کرنی ہے ان کو تعلیم دلانی ہے۔ طبی اخراجات برداشت کرنے ہیں ان سب چیزوں سے بالاتر آپ کے مطالبات ہیں۔ ایمانداری سے بتایئے کہ وہ اتنی قلیل تنخواہ سے آپ کے یہ مطالبات پورے کر سکتا ہے؟ یقیناً نہیں کر سکتا۔ لیکن اسے کرنے پڑتے ہیں اسے آپ کی دلشکنی ملحوظ نہیں۔ وہ آپ کے چہرے پر غم و اندوہ برداشت نہیں کر سکتا۔ بہرحال وہ اگر آپ کے مطالبات پورے کرتا ہے لیکن اپنی تنخواہ سے نہیں اپنی نیک اور پاک کمائی سے نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس نے ناجائز وسائل سے غلط طریقوں سے۔ آپ کے مطالبات کو پورا کیا ہو۔ لیکن ان مطالبات کے پورے ہونے میں جو غلط روش اختیار کی گئی قومی زندگی میں اس کے نہایت ہی خطرناک نتائج برآمد ہوئے۔ حتیٰ کہ اس بیماری نے ہمارے پورے اخلاق کو تہ و بالا کر ڈالا۔ بات یہاں تک ہی رہتی تو کیا کم خراب تھی کہ لوگوں نے دیانتدار اور ایماندار لوگوں کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا۔ اور ان کی دیانتداری ایک مجسم برائی بن کر رہ گئی۔

انقلاب نے اگر ایسی بے شمار خرابیوں اور برائیوں کا قلع قمع کیا۔ ایسے لوگوں کی تطہیر کی گئی جو ناجائز طریقوں کے عادی ہو چکے تھے اور میں سمجھتی ہوں کہ جن بھائیوں، شوہروں یا والدین کو برے دن دیکھنے پڑے ہیں اس کی ساری ذمہ داری ان کی بہنوں۔ بیویوں اور بیٹیوں پر ہے۔ کیونکہ ایک دن انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اس راہ پر چلنے کے لئے مجبور کیا تھا

اب حالات تبدیل ہو چکے ہیں انقلابی حکومت نے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے عظیم کام شروع کئے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ اس میں ہمیں بھی اس حکومت کا تعاون کرنا چاہیئے ہمیں اپنے بھائیوں۔ شوہروں اور والدین سے غلط مطالبات نہیں کرنے چاہئیں بیویاں اتنی آزادی ترک

چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ

جن جماعتوں کی طرف سے کچھ عرصہ پہلے تک ان لازمی چندوں کے بجٹ پورے کر دئے گئے تھے یا ان کی وصولی تدریجی بجٹ کے لگ بھگ جا رہی تھی۔ ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی گئی تھیں حضور نے ان جماعتوں کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا "جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اس کے بعد جن جماعتوں کی وصولی کسی معیار تک پہنچ گئی ہے۔ ان کے نام بھی حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کر دئے گئے ہیں۔ ان کا فہرست یہاں بھی شائع کی جا رہی ہے۔ تا احباب جماعت بھی ان جماعتوں کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ ان پر ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ رکھے۔ اور انہیں اپنی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

دوسری جماعتوں کے احباب سے بھی التماس ہے۔ کہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف کماحقہ، توجہ فرمائیں۔ اور ان ڈیڑھ دو مہینوں میں جو سال ختم ہونے میں باقی ہیں۔ نہ صرف اپنے بجٹ پورے کریں۔ بلکہ سابقہ بقایا جات میں سے بھی معتدبہ رقم وصول کر لیں۔ جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے ضروری ہے۔ کہ سابقہ بقایا جات کی وصولی پر پورا زور دیا جائے۔ البتہ اگر کسی جماعت کو کوئی ایسی مجبوری درپیش ہو جس کی وجہ سے وہ جماعت سابقہ بقائے ادا نہ کر سکتی ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنی مجبوری پیش کر کے اپنے بقائے معاف کروا لے۔ غفلت اور لاپرواہی کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

یاد رکھئے کہ جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو آج اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہے۔ اور دراصل اسلام کی خدمت میں ہی خدمت ہی پوشیدہ ہے۔ اسلام کی سرفرازی سے آپ اس دنیا میں بھی سرفراز ہوں گے۔ اور اگلے جہان میں بھی سرفراز ہوں گے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک آپ کی نسلیں دین و دنیا کی برکات سے حصہ پاتی رہیں گی۔ اسلام سے بڑھ کر اور کوئی دولت نہیں۔ اس سے بہتر کوئی ورثہ نہیں۔ اس نعمت کی قدر کیجئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کو میسر آئی اور اس کی حفاظت اور اشاعت کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہ کیجئے۔ تا آپ بھی نجات پائیں۔ اور آپ کے ذریعہ باقی دنیا بھی گناہ سے نجات حاصل کر سکے۔

(ناظر بیت المال)

چندہ عام و حصہ آمد

سو فیصدی وصولی:۔ ضلع جھنگ دار الرحمت وسطی (ربوہ)۔ ضلع ملتان چک نمبر ۵۴۳ E-B اور وہاڑی منڈی۔ ضلع لائلپور چک نمبر ۱۲۶ ابہارنگ سالاروالا۔ ضلع منٹگمری چک نمبر ۲۴۵ E-B اور چک نمبر ۲۶۹ E-B۔ ضلع لاہور دہلی دروازہ (لاہور) ضلع شیخوپورہ۔ بیگم کوٹ اور چک نمبر ۱۳۰ چیلکے۔ ضلع شاہ پور چک نمبر ۴۲ ج ب۔

نوے فیصدی وصولی:۔ ضلع جھنگ دار الرحمت غربی (ربوہ) دار النصر (ربوہ) ضلع لاہور ماڈل ٹاؤن (لاہور) ضلع گجرات۔ گھٹیالیاں۔ ملک پور مرزا اور ملک وال۔ ضلع سکھر دہرکی۔

اسی فیصدی وصولی:۔ ضلع جھنگ دار الصدر جنوبی (ربوہ)۔ دار الصدر غربی ب (ربوہ) دار البرکات (ربوہ)۔ دار الیمن (ربوہ) ضلع لائلپور :۔ چک نمبر ۵۹۱ گ ب ننگا پور۔ ضلع منٹگمری دیپالپور۔ ضلع لاہور بھاٹی دروازہ (لاہور) مزنگ (لاہور)۔ قصور۔ ضلع سیالکوٹ گوہد پور۔ چونڈہ۔ گھٹیالیاں اسکول۔ ڈگری گھمن۔ ضلع گجرات کڑیانوالہ۔ ضلع شاہ پور قائدہ آباد۔ ضلع راولپنڈی گوجر خان۔ بلوچستان فورٹ سنڈیمن۔ ضلع تھرپارکر کوٹ عبداللہ۔ کراچی تمام حلقہ جات۔

پچھتر فیصدی وصولی:۔ ضلع جھنگ دار الرحمت شرقی (ربوہ) ضلع ملتان ملتان چھاؤنی۔ ضلع لائلپور چک نمبر ۳۳ ج ب۔ چک نمبر ۱۸۴ گ ب چک نمبر ۱۲۶ ج ب سوڈھی۔ ضلع شیخوپورہ گوجرہ۔ ضلع گوجرانوالہ گجو چک۔ ضلع شاہ پور۔ خوشاب۔ چک نمبر ۴۳ M-B ضلع پشاور نوشہرہ چھاؤنی۔ بلوچستان قلات۔

چندہ جلسہ سالانہ

سو فیصدی وصولی:۔ ضلع جھنگ چک نمبر ۱۹۷۔ ضلع ملتان چک نمبر ۵۴۳ E-B ضلع سیالکوٹ چہور کاہلواں۔ ضلع لائلپور چک نمبر ۱۲۱ ج ب گوکھووال۔ چک نمبر ۶۹ R-B گھسیٹ پور۔ ضلع گجرات گھرڑا تر کھا۔ چک منگلا۔ ضلع شاہ پور چک نمبر ۴۲ ج ب۔ ضلع تھرپارکر محمد آباد اسٹیٹ۔ ضلع حیدر آباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ آزاد کشمیر:۔ بھاڑہ

نوے فیصدی وصولی:۔ ضلع لائلپور چک نمبر ۳۳ ج ب دمرو کے۔ ضلع لاہور بھاٹی دروازہ (لاہور) ضلع شیخوپورہ چک نمبر ۱۲۰ جیلکے۔ ضلع سیالکوٹ راہ کے۔ ضلع شاہ پور:۔ خوشاب

اسی فیصدی وصولی:۔ ضلع ملتان:۔ وہاڑی منڈی۔ ضلع لائلپور چک نمبر ۲۱۹ R-B گنڈا سنگھ والا۔ ضلع سیالکوٹ چونڈہ۔ گھٹیالیاں اسکول۔ ضلع شاہ پور چک نمبر ۹ پنیار

خیرپور و حیدر آباد ڈویژنوں کی جماعتیں توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند کتابوں کے سندھی ترجمے تیار ہیں۔ مثلاً شہادۃ القرآن کشتی نوح۔ رسالہ الوصیت۔ اگر کوئی جماعت یہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہیں تو مجھے لکھیں میں وہ ترجمہ مہیا کر دوں گا۔

نیز سلسلہ کی کوئی بھی کتاب یا ٹریکٹ وغیرہ کا سندھی ترجمہ شائع کرنا چاہیں تو وہ کتاب مجھے بھیج دیں میں ترجمہ کر دوں گا۔ آجکل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف "تبلیغ ہدایت" کے نئے ایڈیشن کا ترجمہ کر رہا ہوں۔ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی جلسہ سالانہ والی تقریر "سیرۃ طیبہ" کا سندھی ترجمہ اگر کوئی جماعت شائع کرنا چاہے تو مجھے لکھیں میں یہ ترجمہ مہیا کر دوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ

حضرت میاں صاحب موصوف نے فرمایا ہے کہ اس تقریر کی اشاعت غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے اور احمدیوں میں تربیت کے لئے مفید ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار (ڈاکٹر) عبد العزیز اخوند ریٹائرڈ میڈیکل آفیسر ویسٹ ٹنڈو
ضلع حیدر آباد

عہدیداران مال خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ ان دنوں چندہ مجلس کی آمد میں خصوصاً اور دیگر چندہ جات خدام الاحمدیہ کی آمد میں عموماً معتدبہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی ان کی وصولی اور مرکز میں ماہوار ترسیل کی طرف فوری توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

محلہ دار الیمن ربوہ میں میجک لینٹرن کے ذریعے لیکچر

۲۷ فروری ۱۹۶۰ء کی شام کو چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے وقف زندگی کا لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن ہوا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی رشید احمد صاحب نے کی۔ پھر عزیزم عبد السلام صاحب کی نظم کے بعد چوہدری شبیر احمد صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ تحریک جدید پانچ امتیازی ذرائع کے ساتھ اشاعت اسلام میں مصروف ہے۔ اول مبلغین۔ دوم پریس۔ سوم تعلیمی مدارس۔ چہارم تراجم قرآن مجید اور پنجم تعمیر مساجد۔ چنانچہ ان پانچوں ذرائع کو چوہدری صاحب نے تصاویر کے ذریعہ پیش کرتے ہوئے ان کے شاندار نتائج پر مشتمل تصاویر بھی دکھائیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جن کی بابرکت قیادت میں اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعاؤں کی تلقین فرمائی۔

اس ایک گھنٹہ کے دلچسپ تصویری لیکچر کے بعد صاحب صدر ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ ایسے عظیم الشان کام کے لئے جن قربانیوں کا ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ان میں ضرور حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بالآخر یہ اجلاس دعا پر برخاست کیا گیا۔

(صدر محلہ دار الیمن ربوہ)

درخواست دعا

(۱) میں چند ایک محکمانہ پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب سے اس بارہ میں دعا کی درخواست ہے

(مقبول احمد بھٹی جہلم)

چھوٹی کیٹگری والے درآمدی تاجروں کے نام خارج کر دیئے جائیں

پاکستان پرائس کمیشن کے رکن ڈاکٹر انور اقبال قریشی کی تجویز

لاہور ۲ مارچ پاکستان پرائس کمیشن کے رکن ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے یہ تجویز پیش کی کہ پاکستان میں ضروریات زندگی کے نرخوں میں مناسب کمی کرنے کے لئے چھوٹی کیٹگری والے نام نہاد تاجروں کے نام درآمد کنندگان کی فہرست میں سے خارج کر دئے جائیں۔

آپ نے کہا کہ ان ہزاروں چھوٹے درآمد کنندگان میں سے بیشتر درآمدی تجارت میں خود کوئی عملی حصہ نہیں لیتے بلکہ وہ لائسنسوں کے کاروبار میں شریک ہو کر ملک میں بلیک مارکیٹ اور دوسری بدعنوانیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ جو چھوٹی کیٹگری کے لائسنس یافتگان درآمدی تجارت میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ بھی ملکی معیشت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔ کیونکہ تھوڑا تھوڑا مال منگوانے سے نہ صرف نرخوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ درآمدی تجارت پر کنٹرول کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔

ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے آج دوپہر ہیلی کالج آف کامرس میں طلبا کے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے نرخوں میں اضافہ کے مسئلہ پر ماہرانہ تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ملک میں درآمدی لائسنس ہولڈروں کی تعداد ۲۵ ہزار ہے اگر پاکستان جیسے مفلوک الحال ملک کی درآمدی تجارت میں منافع خوروں کی تعداد اتنی زیادہ ہو تو اشیائے صرف کے نرخوں میں کمی کیسے ہو سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تعداد میں بلا تاخیر کمی کی جائے تاکہ صرف اصلی تاجر ہی میدان میں رہیں اور اس طرح لائسنسوں کی بلیک مارکیٹ کا سلسلہ ختم ہو۔ آپ نے کہا کہ ادنیٰ متوسط طبقوں کے لوگوں کے اخراجات زندگی میں کمی کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آئندہ تھوڑا تھوڑا ہر قسم کا سامان تعیش درآمد کرنے کا سلسلہ بند کر دیا جائے اور صرف ضروری اشیائے صرف وافر مقدار میں منگوائی جائیں تاکہ ان اشیا کی بہتات کے باعث نرخوں کا معیار مناسب سطح سے نہ بڑھنے پائے آپ نے کہا کہ مجھے اس حقیقت کا پوری طرح احساس ہے کہ ہمارے ہاں زر مبادلہ کی بہت کمی ہے تاہم اس حقیقت کے باوجود میں اس بنیادی اصول کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ جس ملک میں معیشت انداز ہو وہاں اخراجات زندگی میں کمی کرنے کے لئے ضروری اشیائے صرف کی سپلائی کم رہے گی تو نرخوں میں کسی صورت کمی نہیں ہو سکے گی۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم درآمدی تجارت کی مناسب نگرانی کریں تو کاروں جیسی اشیاء کے نرخوں میں بھی کمی کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہم دنیا کے تمام ممالک کے کارخانوں سے کاریں منگوانے کی بجائے صرف دو چار اقسام کی سستی کاروں کے کارخانہ داروں سے بات چیت کریں تو یقیناً زر مبادلہ کی بچت ہو گی اور ملک میں کاروں کی مانگ بھی پوری ہوتی رہے گی۔

ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے کہا کہ ضروریات زندگی کے نرخوں میں اضافہ کا مسئلہ ایک اقتصادی مسئلہ ہے۔ اسے صرف انتظامی اقدامات سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں میری مزید تجویز یہ ہے کہ ملک میں ٹیرف کمیشن کی طرح ایک مستقل پرائس کمیشن مقرر کیا جائے جو نرخوں کا جائزہ لے کر اصلاح احوال کے لئے مناسب تجاویز پیش کرتا رہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے حکومت پاکستان کی اس پالیسی سے اتفاق ہے کہ ملکی تجارت میں کم از کم مداخلت ہونی چاہئے۔ میں گندم کے کاروبار پر کنٹرول اٹھانے سے متعلقہ حالیہ فیصلہ سے بھی متفق ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ اس فیصلہ کے مفید نتائج برآمد ہوں گے میری مزید رائے یہ ہے کہ حکومت کو اسی طرح کھانڈ کے کاروبار سے بھی کنٹرول اٹھا دینا چاہیئے ڈاکٹر قریشی نے افسوس ظاہر کیا کہ بعض تجارتی عناصر مفاد پرستی کا مسلسل مظاہرہ کرتے ہوئے اس حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں کہ آخر عوام کے صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے آپ نے کہا کہ اسی نوعیت کے بعض عناصر نے گزشتہ کچھ عرصہ سے ملک میں چائے کے نرخوں میں غیر معمولی اضافہ کر رکھا ہے ان عناصر کا یہ موقف سراسر غلط ہے کہ ملک میں چائے کی پیداوار میں کمی ہو گئی ہے۔ یا برآمدی تجارت میں اضافہ ہوا ہے۔ اور اندرون ملک چائے کی کھپت بڑھ گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ چائے کے نرخوں میں اضافہ سراسر مصنوعی ہے بعض بڑے تاجروں نے اندرون ملک چائے کی ذخیرہ اندوزی کر کے صارفین کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس الزام کا ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ دنوں چائے کے جو ذخائر معلوم ہوئے ہیں ان کے مطابق بعض بڑے تاجروں نے دو کروڑ پونڈ چائے ذخیرہ کر رکھی تھی جس میں سے ایک کروڑ پونڈ کا ذخیرہ صرف کراچی میں تھا آپ نے کہا کہ میری رائے میں چائے کے نرخوں میں مناسب کمی کر کے برآمدی کوٹہ اور اندرون ملک کی کھپت کے سلسلہ میں علیحدہ علیحدہ نیلام کا سسٹم ختم کر دینا چاہیئے۔

مرغیاں پالنے والے اصحاب کو چند ضروری مشورے

(از مکرم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب پنشنر ڈپٹی ڈائریکٹر اسسٹنٹ سرجن)

ربوہ کافی کھلی آبادی ہونے کی وجہ سے مرغیاں پالنے کے لئے نہایت ہی موزوں جگہ ہے جس سے مقامی جماعت کا غریب طبقہ بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ بوڑھی یا بیوہ عورتوں کے لئے یہ نہایت کامیاب روزگار ہے۔ صرف ایک جوڑا دو تین سال میں سینکڑوں کی تعداد تک پہنچ جاتا ہے۔ بہت سے دوست جن کو مرغیاں پالنے کا شوق تھا مرغیوں کے امراض سے تنگ آ کر حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ ہر مشکل کا تدارک ہو سکتا ہے۔

مرغیوں کی ایک خاص بیماری "رانی کھیت" پنجاب میں پائی جاتی ہے۔ عموماً یہ مرض ماہ مارچ۔ اپریل یا پھر اکتوبر میں پھیلتی تھی۔ مگر اب سارا سال ہی نمودار ہوتی رہتی ہے اور کچھ نہ کچھ علامات بھی بدل گئی ہیں۔ پہلے سو فیصدی اموات تھی اب تقریباً بیس تیس فیصدی تندرست بھی ہو جاتی ہیں۔ اس مرض کا واحد علاج رانی کھیت ویکسین کا ٹیکہ ہے جو کہ سو فیصدی کامیاب ہے اور ایک ہی ٹیکہ اگر درست طور پر لگایا جائے تو ساری عمر کے لئے کافی ہے۔ مگر اکثر احباب ٹیکہ سے بھی بدظن ہو گئے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ٹیکہ کروانے کے بعد بھی مر جاتی ہیں۔ موت و حیات کا معاملہ تو خداوند تعالےٰ کے ہاتھ ہے لیکن ٹیکہ کے سلسلہ میں بعض احتیاطیں ضروری ہیں جن کو عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً:۔

(۱) دوائی ٹیکہ بالکل تازہ ہو اور احتیاط سے برف میں محفوظ رکھی ہوئی ہو۔

(۲) بیماری کے موسم سے ایک ماہ پہلے ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔ جب گھر میں بیماری شروع ہو چکی ہو وہ ٹیکہ نہ لگوائیں۔ تندرستوں کو بھی چھوت پہنچ چکی ہوتی ہے اور ٹیکہ سے الٹا نقصان ہوتا ہے۔

(۳) ٹیکہ کے لئے دوائی تیار ہونے پر فوراً دو گھنٹہ کے اندر اندر تیار شدہ دوائی ختم ہو جانی چاہئے ورنہ بیکار ہے۔

(۴) دو ماہ سے کم عمر کے بچے کو ٹیکہ نہیں کروانا چاہیئے

ان ہدایات کے مطابق ٹیکہ نہ ہونے کی وجہ سے فائدہ نہیں ہوتا۔ میں ملازمت سے فارغ ہو کر اگست ۱۹۵۸ء سے ربوہ میں سکونت پذیر ہوں۔ اگست ۱۹۵۹ء تک ایک سال کے عرصہ میں بے انتہا مرغیوں کا نقصان دیکھا۔ ہر راستہ اور ڈھیر وغیرہ پر مری ہوئی مرغیاں بکثرت نظر آئیں۔ ماہ اکتوبر ۱۹۵۹ء سے میں نے ہر ماہ تازہ ویکسین کی ٹیوب منگوانے کا انتظام کیا اور گھروں اور محلوں میں جا کر سینکڑوں مرغیوں کو ٹیکہ کیا ہے جہاں پر ٹھیک انتظام اور اصول کے مطابق ٹیکہ لگوایا ہے انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے بصورت دیگر مفید ثابت نہیں ہوا اور نہ ہی ہو سکتا تھا

مضمون ہذا کی غرض یہ ہے کہ ربوہ کے ہر گھر میں چھوٹا سا مرغی خانہ بن سکتا ہے جس پر زیادہ خرچ نہیں آتا۔ کھلی جگہ میسر ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر پرورش کرنے میں بہت سی سہولتیں موجود ہیں۔

(۱) ولایتی نسل کا خیال چھوڑ کر دیسی نسل کی مرغیاں رکھیں جن میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔

(۲) دیسی مرغ کی بجائے اعلیٰ نسل کے مرغ رکھیں۔ کراس بریڈ (دوغلی نسل) سے جو نسل پیدا ہوتی ہے وہ ہر لحاظ سے نہایت ہی اچھی ہوتی ہے۔ انڈے بھی تعداد میں زیادہ اور بڑا سائز کے دیتی ہیں اور کڑک بیٹھنا بھی دوسری تیسری نسل میں بالکل چھوڑ دیتی ہیں۔ گوشت زیادہ اور لذیذ ہوتا ہے۔ اس نسل کی عمر اوسط پانچ سال ہے اور دوسری ولایتی نسل کی اوسط عمر تین سال ہے پھر ان کے متعلق احتیاط کو پوری طرح ملحوظ رکھنا ہر خاص و عام کا کام نہیں۔

(۳) معتدل موسم میں بچے نکلوائیں۔ فروری سے اپریل اور ستمبر۔ اکتوبر بہتر موسم ہے جب بچے دو ماہ کے ہو جائیں تو ان کو ضرور ہی ٹیکہ کر دینا چاہیئے۔ ربوہ کی گلی گلی میں ٹیکہ کا سنٹر بن سکتا ہے بلکہ ہر گھر خود دوائی ٹیکہ منگوا کر اپنے ہاتھ سے ٹیکہ لگایا جا سکتا ہے یہ کوئی مشکل کام نہیں تمام متعدی امراض کا مرض نمودار ہونے سے پہلے واحد علاج اس مرض کی ویکسین کا ٹیکہ ہے۔ دیگر کوئی علاج کارگر نہیں ؟

ملک منیر احمد صاحب کاتب الفضل کی افسوسناک وفات

ربوہ ۲ مارچ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ملک منیر احمد صاحب کاتب "الفضل" کل مورخہ ۲ مارچ نماز مغرب کے وقت حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۲۸ برس تھی۔ تین کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے چھوٹا بچہ صرف ایک ۱۰ کا ہے۔ آج دس بجے صبح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا بعد ازاں انہیں عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم کی اہلیہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ادارہ الفضل اس صدمہ میں مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی حاجی شیخ فضل الرحمن صاحب آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا نے عرصہ ہوا ایک گردہ پتھری بذریعہ اپریشن خارج کرائی تھی۔ اب دوسرے گردہ میں پتھر کے باعث سخت تکلیف تھی اس لئے بغرض اپریشن البرٹ ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ عنقریب اپریشن ہوگا۔ تمام احباب جماعت خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود۔ درویشان قادیان اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھائی صاحب کے اپریشن کی کامیابی اور شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (محمد اقبال پراچہ سرگودھا)

تربیتی مضامین

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے بیش قیمت تعلیمی تحقیقی تربیتی اور اصلاحی مضامین احباب جماعت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کے انہی بلند پایہ مضامین اور دلکش تحریروں کو یکجا کر کے مخلصین جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے "تربیتی مضامین" اسی مبارک سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تربیتی مضامین کا مجموعہ بہت جلد شائع ہو جائے گا۔ اس مجموعے میں مندرجہ ذیل اور بہت سے مضامین بھی شامل ہیں۔

۱۔ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز
۲۔ خدا کی رحمت کی بے حساب وسعت
۳۔ پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جماعت کی بھاری ذمہ داری
۴۔ حضرت مسیح موعودؑ کے چار ممتاز صحابہ
۵۔ احباب کی توجہ کا مستحق ادارہ جات کراچی کو مخلصانہ مشورہ
۶۔ رضوان عبد اللہ کی المناک وفات
۷۔ چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری
۸۔ کیا ایمان بڑھتا گھٹتا ہے؟
۹۔ زندگی کے بیمہ کے متعلق اسلامی نظریہ
۱۰۔ کیا ایک محکوم شخص نبی نہیں بن سکتا؟
۱۱۔ تبلیغ کے چار سنہری گر
۱۲۔ دوست رمضان کے عہد کو یاد رکھیں۔
۱۳۔ ہزار مہینوں کی ایک رات
۱۴۔ مسئلہ نقصان قلزر
۱۵۔ اسلامی پردہ
۱۶۔ دوستوں کو علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کی دعوت
۱۷۔ شیعہ حضرات کی خدمت میں مخلصانہ مشورہ
۱۸۔ رسوم چہلم قل اور فاتحہ کی حقیقت
۱۹۔ سینما
۲۰۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے نام پیغام
۲۱۔ خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے نام پیغام
۲۲۔ خدام الاحمدیہ شیخوپورہ ڈویژن کے نام پیغام
۲۳۔ چک منگلا والوں کے لئے پیغام
۲۴۔ خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کیلئے پیغام
۲۵۔ نصرت گرلز سکول کی بچیوں کیلئے پیغام
۲۶۔ مجلس انصار اللہ کراچی کے نام پیغام
۲۷۔ معلمین وقف جدید حلقہ سندھ کے نام پیغام

ان مضامین کے علاوہ دیگر اہم مضامین بھی شامل اشاعت ہوں گے نیز صاحبزادہ صاحب کی بعض روح پرور نظمیں بھی مجموعہ کی زینت ہوں گی۔

— ضخامت اندازاً ۴۰۰ صفحات۔ قیمت اعلیٰ کاغذ چار روپے۔ درجہ دوم تین روپے
— پچیس سے زائد کے خریدار کو ۳۰ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔
— ابھی سے اپنا نسخہ ریزرو کروانے کے لئے لکھئے!

ملنے کا پتہ

(۱) اتالیق منزل احمد نگر ربوہ (۲) فضل الرحمن نعیم ادارۃ المصنفین ربوہ

آغادیر میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد چھ ہزار کے لگ بھگ ہے

رباط ۳ مارچ۔ مراکشی پولیس کے اعلیٰ افسروں نے بتایا ہے کہ آغادیر کے ساحلی شہر میں جو ہولناک زلزلہ آیا تھا اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار سے چھ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ان میں کئی سو یورپی باشندے بھی شامل ہیں جن میں سے بیشتر سیر و تفریح کی غرض سے یہاں آئے تھے۔

مجروح ہونے والے پانچ ہزار سے زائد افراد کی تعداد اسکے علاوہ ہے — سرکاری ذرائع نے مزید بتایا کہ پچاس ہزار کی آبادی کے اس شہر میں پینتیس چالیس ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں اور باقی ماندہ لوگ بھی جن کے سروں پر چھت باقی رہ گئی ہے۔ بہت جلد بے خانماں ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان مکانوں کی حالت بھی مخدوش ہے اور مراکشی حکام نے انہیں گرا کر دوسرے شہر کو از سر نو تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہر میں پینے کے پانی کی بہم رسانی اور بجلی کا تمام نظام درہم برہم ہو چکا ہے آغادیر کے کھنڈروں پر اب فوج کا پہرہ ہے اور امدادی کاموں میں سہولت پیدا کرنے نیز لوٹ مار کی روک تھام کے لئے سارے متاثرہ علاقے میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے — بچی کھچی آبادی کے انخلاء کا حکم دے دیا گیا ہے کیونکہ یہاں وبائی امراض پھوٹ پڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ادھر ایک فرانسیسی ماہر طبقات الارض نے یہ پیشگوئی بھی کی ہے کہ اس علاقے میں اور زلزلے آنے کا امکان موجود ہے — آغادیر کے کھنڈروں کے باہر پناہ گزینوں کے کیمپ قائم ہو رہے ہیں جن میں کئی ملکوں کے رضاکار مصیبت زدگان کی مرہم پٹی اور انہیں خوراک پہنچانے کے کام میں مصروف ہیں ان میں سے بیشتر ایسے لوگ ہیں جنہیں اس سانحہ عظیم نے حواس باختہ کر دیا ہے اور جو اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹوں، بیٹیوں، بھائیوں اور دوستوں کے علاوہ زندگی کے تمام اثاثہ سے محروم ہو گئے ہیں۔

ماہنامہ خالد کے متعلق ضروری اعلان

جملہ قارئین خالد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ماہ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا جسکے لئے ادارہ خالد معذرت خواہ ہے۔ آئندہ پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ یکم اپریل کو شائع ہوگا۔ گزشتہ پرچہ کی کمی انشاء اللہ پوری کر دی جائے گی۔ خریداران اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

تعزیتی قرارداد (بقیہ صفحہ اول)

کر بحث میں الجھے بغیر لوگوں پر صداقت آشکارا کر دیتے تھے اور ان کے ذریعہ جوق در جوق لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ تحریک جدید کے ساتھ ان کو اس لحاظ سے گہرا تعلق تھا کہ وہ ابتدائی واقف زندگی اور لندن مشن کے بانی تھے اور وہ پلاٹ جس میں مسجد تعمیر ہوئی خود ان کا ہی خرید کردہ اور ان کے حسن انتخاب پر دال ہے۔ پھر ان کے فرزند چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ہمارے واقف زندگی بھائی اور ریسرچ کے سکالر ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی جسمانی اور روحانی اولاد کو ان کے کمالات کا وارث بنائے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔